پاکستان میں خسرہ کے حوالے سے صورتحال سنگین، اموات 5 گنا بڑھ گئیں

70 فیصد اموات سندھ میں ہوئیں، صوبے کے 53 فیصد بچوں کو ویکسین نہیں لگائی گئی، دنیا میں یومیہ 380 افراد خسرہ سے ہلاک ہو رہے ہیں

لاہور (رپورٹ شاہین حسن) ایک سال کے دوران ملک میں خسرہ کی وباء میں 250 فیصد اضافہ ہوا۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق گزشتہ سال ملک میں خسرہ کے 14 ہزار کیسز رپورٹ ہوئے جبکہ 2011ء میں ان کی تعداد 4 ہزار تھی۔ ملک میں خسرہ سے ہونے والی اموات بھی 5 گنا زیادہ تھیں۔ 2012ء میں 306 جبکہ 2011ء میں 64 ہلاکتیں ہوئی تھی۔ تشویش ناک امر یہ ہے کہ ملک میں خسرہ سے ہونے والی اموات میں اضافے کے ساتھ اموات کا تناسب بھی بڑھ گیا ہے۔ 2011ء میں 62.5 مریضوں میں سے ایک ہلاکت کا تناسب تھا جو 2012ء میں 45.7 میں سے ایک ہلاکت ہوگیا۔ ملک میں خسرہ کی 69 فیصد یعنی 210 ہلاکتیں سندھ میں ہوئی۔ گزشتہ سال کے آخری دو ماہ کے دوران سندھ کے 8 اضلاع سکھر، شکار پور، گھوٹکی، لاڑکانہ، کمبر، شاداد کوٹ، جیکب آباد، صالح پٹ اور کشمور کے سرکاری اسپتالوں میں خسرہ کے 2500 مریض رپورٹ ہوئے۔ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ کے خسرہ سے متاثرہ اضلاع میں ہونے والی 70 فیصد ہلاکتوں کی وجہ خسرہ سے بچاؤ کی ویکسین (حفاظتی ٹیکوں) کا بچوں کو نہ لگانا ہے۔ سندھ میں خسرہ کے پھیلاؤ اور اموات کی بنیادی وجہ صوبہ میں خسرہ سے بچاؤ کے لیے ویکسین پروگرام کو مکمل کرنے میں ناکامی ہے۔ عالمی ادارے کے مطابق سندھ میں 53 فیصد بچوں کو خسرہ سے بچاؤ کی ویکسین نہیں لگائی گئی۔ سندھ میں خسرہ کے پھیلاؤ کی دیگر وجوہات میں مسلسل تیسرے سال مون سون کی بارش سے آنے والا سیلاب، صوبوں، اضلاع اور شہروں میں حفاظتی ویکسین کے پروگراموں میں پایا جانے والا واضح فرق، ناخواندگی، شعور کی کمی، سرکاری اسپتالوں میں ویکسین کی عدم دستیابی، غذائی کمی کے باعث بچوں کا کمزور مدافعتی نظام شامل ہیں۔ عالمی ادارہ اطفال کے تعاون سے حکومت سندھ کے 2011ء میں جاری کردہ سروے کے مطابق 90 ہزار بچے غذائی کمی کا شکار ہیں۔ جنوبی سندھ میں غذائی کمی کے شکار بچوں کی شرح 23.1 فیصد جبکہ جنوبی سندھ میں 21.2 فیصد ہے۔ سینٹر فار ڈزیز کنٹرول اینڈ پریونشن کے مطابق خسرہ میں مبتلا 10 میں سے ایک بچہ کان کے انفیکشن، 20 میں سے ایک نمونیہ، ہزار میں سے ایک اینسیفیلائٹس کی بیماری سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں خسرہ سے یومیہ اوسط 380 اور سالانہ ایک لاکھ 39 ہزار ہلاکتیں ہوتی ہیں تاہم گزشتہ ایک عشرے کے دوران خسرہ سے ہلاکتوں کی شرح میں 74 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ 2001ء میں ہلاکتوں کی تعداد 5 لاکھ 53 ہزار سے 2010ء میں ایک لاکھ 39 ہزار ہوگئی۔ اس کی بنیادی وجہ 9 ماہ سے 14 سال کے ایک ارب سے زائد بچوں کو خسرہ سے بچاؤ کی ویکسین کی فراہمی ہے۔ خسرہ سے بچاؤ کے لیے ویکسین کا دو مرتبہ لینا ضروری ہے صرف ابتدائی ڈوز سے 15 فیصد بچے خسرہ سے محفوظ رکھنے والا مدافعتی نظام حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ گزشتہ عشرے کے دوران اوسط سالانہ 3421 خسرہ کے کیسز رپورٹ ہوئے۔ ملک میں رواں سال کے دوران بھی خسرہ کے کیسز اور اموات رپورٹ ہو رہی ہیں۔ ملک میں جنوری سے اپریل کا عرصہ خسرہ کے پھیلاؤ کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، خسرہ کی وباء اس موسم میں پھیلنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔